"عورت آزادی مارچ" کے مطالبات کا شریعت کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Analytical study of “Demands of Aurat Azadi March” in Islamic Sharia

ڈاکٹر جنید اکبر *

کوثر بی بی **

ABSTRACT

Feminism movement although starts from west since 17th century yet in Pakistan it starts its operations immediately after independence. In the beginning time horizon, this movement was challenged with too many difficulties and risks especially in General Zia ul Haq’s era. However, due to persistent efforts it has been successfully established in Pakistani society and exhibits its effects. International Women Day and National Women Day celebrations in Pakistan evident the success of this movement. Thousands of women celebrated Aurat Azadi March on 8th March 2019 and demonstrate their demands. The current article would try to reveal the Sharia perspective of Aurat Azadi March and what are Islamic values related to this march. Summary, recommendations and conclusion will be presented in last phase.

Keywords: *Feminism, International Women’s Day, National Women’s Day, Aurat Azadi March, Islamic Point of View.*

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ اینڈ ریلیجز سٹڈیز، ہری پور یونیورسٹی، ہری پور، کے پی کے

** لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ پوسٹ گریجوئیٹ کالج برائے خواتین، ہری پور، کے پی کے

تمہید

گزشتہ چند صدیوں سے مغرب میں مساوات مردوزن یا حقوقِ نسواں کا نعرہ وقتاً فوقتاً مختلف تحریکوں کی صورت میں سامنے آتا رہااور پچھلی ایک صدی کے اندر نہ صرف یورپی ممالک بلکہ مسلم ممالک میں بھی یہ تحریکیں پھیل چکی ہیں۔ حقوقِ نسواں کی تحریکوں کے لئے انگریزی میں لفظ "فیمینزم"(FEMINISM) استعمال کیا جاتا ہے، یہ لاطینی لفظ" فیمینا"(FEMINA) کے مترادف ہے۔اس کے معنی تحریک، نظریہ، حقوقِ نسواں ، نسوانیت اور نسائیت کے ہیں۔ نسائیت / فیمینزم ایک سماجی تحریک ہے اس تحریک کے بنیادی نظریات میں دونوں جنسوں کے لئے سیاسی، سماجی، معاشی، تعلیمی، اخلاقی اور تہذیبی طور پر مساویانہ حقوق حاصل کرنا شامل ہیں،اس تحریک کی خواتین علمبرداروں کے لئے "وومنسٹ"(WOMANIST) کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ اس نظریے کے حامی لوگوں کو "فیمینسٹ" (FEMINIST) کہا جاتا ہے جو کہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ مرد و عورت کو برابر سیاسی، معاشی اور سماجی حقوق حاصل ہیں۔ جبکہ اس کے مخالف نظریے کے حامی لوگوں کو " انٹی فیمینسٹ " (ANTI-FEMINST) کہا جاتا ہے۔

مغرب میں اس تحریک کی ابتداءاٹھارہویں صدی میں ۱۷۹۲ء میں ایک انگریز خاتون "میری وولسٹن کرافٹ(MARRY WOLLSTONE CRAFT)" نے کی، یہ ایک برطانوی ادیب فلاسفر تھی، اسے تحریکِ آزادیِ نسواں کی بانی شمار کیا جاتا ہے۔ اس نے پہلی دفعہ اپنی ایک کتاب (A VINDICATION OF THE RIGHTS OF WOMEN) میں اس تحریک کے لئے آواز اٹھائی۔

۱۹۷۵ء میں میکسکو میں پہلی عالمی کانفرنس برائے خواتین کا اہتمام کیا گیا جس میں اقوامِ متحدہ کے تمام ممبر ممالک نے شرکت کی، جن میں مسلم ممالک بھی شامل تھے اور اب تک کل سات کانفرنسز منعقد ہو چکی ہیں۔ "۸ مارچ "خواتین کا عالمی دن اسی تحریک کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے, خواتین کے عالمی دن کا آغاز مغرب سے ہوا سب سے پہلے ۱۹۱۱ء میں جرمنی، آسٹریا، ڈنمارک، اور سوئٹیزرلینڈ میں اسے عالمی دن کے طور پر منایا گیا، جس میں دس لاکھ عورتوں اور مردوں نے جلوس نکالے اور ووٹ کے ساتھ ساتھ ملازمتوں میں بھی برابری کے حقوق کا مطالبہ کیا۔[1]

---

(1) The Editors of Encyclopedia, International-Women's-Day, britannica.com. Accessed On 15.06.2019.

۱۹۴۵ء میں امریکہ میں اقوام متحدہ کا ادارہ قائم ہوا جس میں انسانی حقوق اور خاص کر عورتوں اور بچوں کے حقوق کے حوالے سے کام کیا جانے لگا اور ۱۹۷۵ء کو پہلی دفعہ اقوام متحدہ نے ۸ مارچ کو وومنز ڈے کے طور پر تسلیم کیا۔[1]

۱۹۷۷ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے باقاعدہ قرار داد پاس کی، ۸ مارچ کو خواتین کا عالمی دن قرار دیا اور رکن ممالک کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ وہ بھی اس دن کو نہ صرف منائیں گے بلکہ اس کے مقاصد کے حصول کے لئے بھی کوشش کریں گے۔[2] آج ساری دنیا میں طویل جدوجہد کے بعد عورت معاشی، سیاسی، سماجی ہر میدان میں کافی حد تک طاقتور ہو چکی ہے[3] اور اس دن کو اپنی ان کامیابیوں کی خوشی میں مناتی ہے اور مزید جدوجہد کے لئے کوشاں ہے۔[4]

پاکستان میں اس تحریک کا آغاز انیسویں صدی کے وسط سے پاکستان کے وجود میں آنے کے دو سال بعد ہوا۔ ۱۹۴۹ء میں وزیر اعظم لیاقت علی خان کی اہلیہ بیگم رعنا لیاقت علی خان نے اس تحریک کا آغاز کیا "آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشنز" کے نام سے عورتوں کی ایک انجمن کی بنیاد رکھی۔ (APWA) اور پاکستان بھی یو-این-او کے ممبر ممالک میں شامل ہے اس لئے یہاں بھی خواتین کا عالمی دن بھرپور تیاری کی ساتھ منایا جاتا ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

عورت مارچ ۲۰۱۹ء کے حوالے سے مختلف مکتبۂ فکر کے افراد نے مضامین تحریر کئے اور اپنا نکتۂ نظر بیان کیا، جن میں سے کچھ نے بہت جذباتیت سے کام لیا اور کچھ غیر جانبدار نظر آئے جب کہ اکثریت نے اس کا رد کیا:

۱. مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ (جامعہ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی) نے "آزادی نسواں کی خود فریبی" کے عنوان سے ایک مختصر مگر جامع مقالہ تحریر کیا ہے جس میں انہوں "عورت آزادی مارچ ۲۰۱۹" کی حقیقت بیان کرتے ہوئے مقالہ کے آخر میں امت مسلمہ کے لئے اپنی تجاویز بھی پیش کی ہیں۔

---

(1) International Women's Day, womenwatch.unwomen.org. Accessed On 15.06.2019.

(2) The ''Real'' Origin of International Women's Day, March 8 Retrieved from csf.gouv.qc.ca/wp-content/uploads/dep_origine_8_mars_2018_anglais_20180301_vf.pdf. Accessed On 15.06.2019.

(3) International Women's Day Retrieved From Eslholidaylessons.Com/03/International_Womens_Day.Pdf. Accessed On 15.06.2019.

(4) Calendar of observances Retrieved from adl.org/sites/default/files/documents/calendar-of-observances-2019_0.pdf. Accessed On 15.06.2019.

اس کے علاوہ متعدد پاکستانی اردو وانگریزی اخبارات میں اہل علم نے مختلف عنوانات کے تحت اس مارچ پر تحریریں لکھی ہیں، چند درج ذیل ہیں:

خیبر پختونخواہ اسمبلی میں عورت مارچ کے خلاف قرارداد منظور ،مغرب زدہ خواتین اور ہماری اسلام پسندیِ، عورت آزادی مارچ، مغرب کی تقلید میں اپنے محور سے ہٹتی عورت، عورت مارچ، خاندانی نظام کے خلاف طبل جنگ، عورت: خاندانی نظام کی بنیادی اکائی، روشن خیال طبقے کی اندھی جانبداری، عورت راج اور خواب پریشاں، بے سمت عورتوں کا مارچ، حقوق نسواں یا گھر اجاڑ تحریک، ،میرا جسم میری مرضی، میں ان نعروں سے بری ہوں، عورت مارچ کے نام پر بھیانک مذاق، عورت مارچ کے خلاف، عورت آزادی مارچ یا ننگ مارچ؟ِ خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے خصوصی گفتگو، جسم امانت، مرضی اللہ کی، آزادی مارچ، عورت اور حقوق، تحریک نسواں پاکستان اور نعرے، مغرب اور اسلام میں خواتین کے حقوق و فرائض، چند نام نہاد روشن خیال عورتیں تمام عورتوں کی نمائندہ ہر گز نہیں، ۸ مارچ عالمی یوم خواتین، مسلم خواتین مارچ، شریعت کی نظر میں، خواتین مارچ کے پوسٹرز، حیا اور مرد، "عورت راج، آزادی مارچ اور حقوق کی جنگ، عورتوں کا عالمی دن اور میرا موقف، تتلی کا گلشن اور عورت مارچ، عورت آزادی مارچ، عورت مارچ کی حقیقت، پاکستان میں بھی ۸ مارچ کو عورت آزادی مارچ منایا گیا، عورت آزادی مارچ، عورت آزادی مارچ اور ہمارا رد عمل، عورت آزادی مارچ کا آنکھوں دیکھا حال، ان مقالہ جات میں اور اس "مارچ" کی تفصیلات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ نہ صرف تنقید کا نشانہ بنایا ہے بلکہ اسلام و ملک دشمن پروپیگنڈا بھی کہا ہے، مسلم امہ کو اور مسلم خواتین کو خصوصی طور پر اس تمام حکمت عملی سے محفوظ رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

بنیادی سوالات تحقیق

مقالہ کی تحقیق میں درج ذیل بنیادی سوال تحقیق کو مد نظر رکھا گیا ہے:

عورت آزادی مارچ کے مطالبات کا شرعی نکتہ نظر کیا ہے؟

پاکستان میں یوم خواتین کا انعقاد

پاکستان میں سال میں دو دن خواتین کے حقوق کے لئے منائے جاتے ہیں اور آزادی و برابری کا مطالبہ کیا جاتا ہے ایک عالمی یوم خواتین جو کہ ۸ مارچ کو اور دوسرا قومی یوم خواتین جو کہ ۱۲ فروری کو منایا جاتا ہے۔

۱۹۸۳ء کا سال پاکستانی خواتین کے لئے ایک یادگار کی حیثیت رکھتا ہے، اس سال جنرل ضیاء الحق نے ملک میں اسلامائزیشن کا نظام نافذ کرتے ہوئے قانون شہادت (Law of Evidence)، حدود آرڈیننس (Hudood Ordinance) قصاص اور دیت کے قوانین کا نفاذ کیا جسے پاکستان کی لبرل خواتین نے قبول کرنے سے انکار کیا[۱] اور رد میں مال روڈ لاہور سے احتجاجی مارچ کا آغاز کیا، دو اہم تنظیموں "شرکت گاہ"[۲] اور وومن ایکشن فورم "[۳] فورم "[۳] کی خواتین نے بھی اس احتجاج میں شرکت کی۔[۴]

اس جلوس میں ملک کی نامور سماجی خواتین عاصمہ جہانگیر[۵]، مس شہلا، مس نگار احمد[۶] مس کمال سرفہرست رہیں اوران قوانین کے خاتمے اور جمہوریت کے قیام کے لئے مطالبہ کیا۔[۷] اس واقعہ نے نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی پریس اور میڈیا پر شہرت حاصل کرلی، اس کاروائی کے بعد اس قانون میں تو کوئی ترمیم نہ ہو سکی لیکن ان خواتین نے اس دن کو قومی یوم خواتین قرار دیا اور اعلان کیا کہ اسے ہر سال ان خواتین کی اس جدوجہد کی یاد میں منایا جائے گا۔[۸]

دنیا کے باقی ممالک کی طرح پاکستان میں ۸ مارچ کو خواتین کے عالمی دن کو خصوصی طور پر منانے کا انعقاد کیا جاتا ہے ملک کے مختلف شہروں میں خواتین اور این-جی-اوز اس دن کو مناتی ہیں۔[۹]

---

1 Sanchita Bhattacharya, Status Of Women In Pakistan, Retrieved from pu.edu.pk/images/journal/history/PDF-FILES/7v51_No1_14.pdf.

2A women rights organization, established in Lahore in 1975 Retrieved from citysearch.pk/shirkat-gah-lahore. Accessed On 14.01.2020.

3A women rights organization, established in Karachi in 1981 Retrieved from wafkarachi.com/About WAF. Accessed On 14.01.2020.

4Dr. Rubina Saigol, Feminism and the Women's Movement in Pakistan Actors, Debates and Strategies Retrieved from library.fes.de/pdf-files/bueros/Pakistan/12453.pdf. Accessed On 20.06.2019.

5Lawyer of Human Rights, Ex chair person of human rights commission of Pakistan, women rights activists, died in 2017
Retrieved from ,sandiego.edu/peace/documents/ipj/DLS_Asma_Jahangir_Booklet.pdf. Accessed On 08.01.2020.

6She was one of the founding member of Women's Action Forum & made Aurat Foundation Organization in 1986,died in 2017, Retrieved from af.org.pk/detail.php. Accessed On 08.01.2020.

7Annie Serez, Feminism in Pakistan: Dialogues between Pakistani Feminists Retrieved from scholars.wlu.ca/luja/vol3/iss1/4 . Accessed On 20.06.2019.

8National Women's Day observed in Pakistan Retrieved from genderconcerns.org/news/3978. Accessed On 20.06.2019.

۹۔ ڈاکٹر ثریا بتول علوی، ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی، خواتین کا عالمی دن، ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان، منصورہ ملتان روڈ لاہور، ص ۱۱۔

اخبارات میں خواتین کے حقوق کے حوالے سے خصوصی مواد شائع کیا جاتا ہے، لبرل اور جدید حقوق نسواں کی حامی خواتین کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے، میڈیا پر کوریج دی جاتی ہے، جلسے جلوس، ریلیاں نکالی جاتی ہیں اور اپنے حقوق کے لئے نعرے لگائے جاتے ہیں۔[۱]

عورت آزادی مارچ، ۲۰۱۹، ۲۰۱۸

پاکستان میں سال ۲۰۱۸ء سے آزادی کی خواہاں عورتوں نے سابقہ ذکر کئے گئے امور میں ایک جدید سوچ اور عمل کا اضافہ کیا جسے "عورت آزادی مارچ" کا نام دیا گیا۔ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر ملک کے مختلف شہروں سے جو تحریک چلائی گئی اسے عورت آزادی مارچ کا نام دیا گیا، اپنی آزادی کے مطالبات کئے گئے اور برابری کے نعروں سے آراستہ پوسٹرز لہرائے گئے۔[۲]

اگلے سال پھر اس دن کے حوالے سے کراچی، لاہور، اسلام آباد میں "عورت آزادی مارچ" کے نام سے ایک سرگرمی تیار کی گئی اور "ہم عورتیں" کے نام سے مہم کا آغاز کیا گیا اسی سلوگن کے ساتھ فیس بک سوشل میڈیا اور ٹویٹر پیج بھی بنائے گئے، فیس بک پیج کے مطابق "ہم عورتیں" کسی تنظیم کا نام نہیں بلکہ رضاکارانہ طور پر مختلف خواتین اس نعرے پر جمع ہو کر اس سوشل میڈیا مہم کا ساتھ دیا۔[۳]

اس مارچ کی خاص بات یہ ہے کہ اس کا کوئی رہبر یا لیڈر نہیں بلکہ اس میں شریک ہر عورت اس مارچ کی قائد اور رہبر ہے، بڑی تعداد میں خواتین کے ساتھ مردوں کی بھی عورت مارچ میں شرکت رہی اور اس کے پیچھے کوئی خاص ادارہ منظر پر نہیں آیا، بلکہ یہی ظاہر کیا گیا کہ مختلف خواتین مل کر اس مارچ کی تیاری کر رہی ہیں۔[۴] تقریبا ۵ ہزار کے قریب خواتین نے اس مارچ میں شرکت کی۔[۵]

۱۔ اداریہ، خواتین کا عالمی دن اور زمینی حقائق، (ماہنامہ) دختران اسلام لاہور (پاکستان)، مارچ ۲۰۱۸ء، ص ۴۔

2Saleha Touqeer , Feminism And The Practical Vs Legal State Of Women In Pakistan, Retrieved from rsilpak.org/wp-content/uploads/2019/06/RSIL-Law-Review-Vol.1-2019-for-print-and-online.pdf.p.no:25. Accessed On 23.06.2019.

3Mehek Saeed, Aurat March 2018: Freedom over fear, Retrieved from thenews.com.pk/magazine/instep-today/290411. Accessed On 02.01.2020.

۴۔ سلمان علی، خواتین کی آزادی اور سوشل میڈیا

Retrieved from jasarat.com/Sunday/2018/03/11. Accessed On 11.07.2019.

5Alia Chughtai, "Pakistani women hold 'Aurat march' for equality, gender justice", Retrieved from aljazeera.com. Accessed On 01.01.2020.

عورت مارچ ۲۰۱۸ اور ۲۰۱۹ کے پوسٹرز

عورت مارچ ۲۰۱۸ میں ریلیوں کے دوران " میرا جسم میری مرضی "،[۱] "مذہبی انتہا پسندی اور صنفی امتیازات سے نجات "، "عورت آزاد ہے "، "یکساں کام یکساں اجرت "۔[۲]

[3] "Paratha rolls not gender roles" "Equality for all"

جیسے سلوگنز اور نعروں سے مزین بینرز سامنے لائے گئے لیکن سال ۲۰۱۹ء میں اس کے لئے بھرپور ایجنڈا ترتیب دیا گیا، "سیاسی جماعتوں میں عورتوں کو فیصلہ سازی میں شامل کیا جائے "، "پدر شاہی کی تومیں بینڈ بجادوں گی "، "عورت آزاد سماج آزاد "، "رشتے نہیں حقوق چاہییں "،[۴] "شکر کرو برابری چاہتے ہیں بدلہ نہیں "، "تولیدی انصاف ہر عورت کا حق ہے "، "ایک شخص نے تو یہ تک کہا! جب تک نکاح کو ختم نہیں کیا جاتا اس وقت تک خواتین کے مسائل حل نہیں ہو سکتے "۔[۵] جیسے نعروں کے ساتھ خواتین نے کراچی ،لاہور، گلگت بلتستان، مردان[۶]، اسلام آباد، کوئٹہ، پشاور، لاڑکانہ، فیصل آباد، گجرانوالہ اور حیدرآباد میں یہ مارچ کیا گیا، تقریباً آٹھ ہزار عورتوں اور ملک کی حقوق نسواں کی تنظیموں نے بھی شرکت کی[۷] لیکن گزشتہ سال کی بنسبت اس سال کی صورتحال زیادہ پریشان کن رہی، اس تحریک کی انتظامیہ اور نمائندہ خواتین نے کچھ مطالبات پیش کئے لیکن مارچ میں شامل عورتوں کے

1Naila Sahar (2018) Things She Could Never Have, South Asian Review, 39:3-4, 420-422, DOI: 10.1080/02759527.2018.1518037, Retrieved from tandfonline.com/doi/full/10.1080/02759527.2018.1518037. On 01.01.2020

2images.dawn.com/news/1179620,https://www.samaa.tv/culture/2019/03/in-pictures-on-womens-day-posters-at-the-aurat-march-said-everything-you-wish-you-could. Accessed On 23.06.2019.

۳۔ سلمان علی، خواتین کی آزادی اور سوشل میڈیا
Retrieved from jasarat.com/Sunday/2018/03/11, on 11.07.2019.

۴۔ ارشاد احمد عارف، حقوق نسواں یا گھر اجاڑ تحریک
Retrieved from daleel.pk/2019/03/11/97547. Accessed On 11.07.2019.

5google.com/search?q=aurat+march+2019+vulgar+posters&oq=aurat+march+2019+postrtres&aqs=chrome.2.69i57j0l2.18729j0j7&sourceid=chrome&ie=UTF-8. Accessed On 15.07.2019.

6 Tooba Syed,a-risingmovement Retrieved from dawn.com/news/1470333/. Accessed On 01.01.2020

۷۔ خواتین کا عالمی دن: پاکستان کے مختلف شہروں میں منعقد ہونے والے عورت مارچ اپنے اختتام کو پہنچ گئے
Retrieved from bbc.com/Urdu/pakistan-47501223. Accessed On 11.07.2019.

بینرز، نعرے اور مطالبات نے اہل اسلام کا دل دہلا دیا، یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ یہ ایک اسلامی ریاست کی خواتین ہیں۔[۱]

عورت مارچ۲۰۱۹ء کے آرگنائزرز

عورت آزادی مارچ ۲۰۱۸ء کی طرح اس سال بھی انتظامیہ میں کسی ایک تنظیم، ادارے یا شخص کا نام سامنے نہیں آیا یہی ظاہر کیا گیا کہ انسانی حقوق اور حقوق نسواں کے تمام ادراے اس کی انتظامی کمیٹی میں شامل ہیں، اس مارچ میں گھریلو عورتوں، پیشہ ور عورتوں، کچی آبادی کی عورتوں، طالبات اور خواجہ سراؤں نے شرکت کی۔[۲]

کراچی عورت مارچ کو منیزہ احمد[۳] اسلام آباد عورت مارچ کو (Women Democratic Front)[۴] کی ممبر طوبیٰ سید[۵]، عورت مارچ لاہور کو لینا غنی (Social Activist)[۶] اور لائر نگہت داد (Human Rights Activist)[۷]، شیمہ کرمانی[۸] (Founder of Tehreek-e-Niswan NGO)[۹] نے ترتیب دیا۔ سینیٹر شیریں رحمان[۱۰]، نامور فیمینسٹ ندا کرمانی[۱۱] نے بھی مارچ میں شرکت کی اور "عورت آزادی مارچ" کا دفاع کیا۔

۱۔ صابر ابو مریم، "عورت آزادی مارچ یا عورت ننگ مارچ"
Retrieved from islamtimes.org/ur/article/782312/9H1. Accessed On 11.07.2019.
2progressive-sections-stand-in-solidarity-with-aurat-azadi-march-in-pakistan, Retrieved from peoplesdispatch.org/2019/03/19/. Accessed On 24.12.2019.
3Alia Chughtai, "Pakistani women hold 'Aurat march' for equality, gender justice", Retrieved from aljazeera.com. Accessed On 01.01.2020.
4Aurat Azadi March Islamabad Retrieved from facebook.com/events/press-club-islamabad/aurat-azadi-march-islamabad/379454929515940. Accessed On 15.06.2019.
5Tooba Syed, a-rising movement Retrieved from dawn.com/news/1470333/. Accessed On 01.01.2020
6*"Aurat March to highlight 'Sisterhood and Solidarity"* Retrieved from dawn.com/news/1468109, *Reporter, The Newspaper's Staff (2019-03-07).*
7Nighat dad, Retrieved from twitter.com/Nighatdad/status/1103039769364320256.
8Tehrik-e-Niswan Retrieved from peaceinsight.org/conflicts/pakistan/peacebuilding-organisations/tehrik-e-niswan. Accessed On 15.06.2019.
9sadia qamar Tehrik-e-Niswan: passage to India Retrieved from tribune.com.pk/story/201704/Tehrik-e-Niswan-passage-to-India. accessed on 15.06.2019.
۱۰۔ خواتین کا عالمی دن: پاکستان کے مختلف شہروں میں منعقد ہونے والے عورت مارچ اپنے اختتام کو پہنچ گئے
bbc.com/urdu/pakistan-47501223. Accessed On 11.07.2019.
۱۱۔ ایضا

عورت مارچ ۲۰۱۹ء کا پیش کردہ منشور

آٹھ مارچ ۲۰۱۹ء کو لاہور میں لاہور پریس کلب میں عورت مارچ کے آغاز کا اعلان کیا گیا اور "عورت مارچ ۲۰۱۹ء منشور" (MANIFESTO) کے نکات پیش کئے گئے اور کہا گیا کہ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں:

- ہمیں اپنے جسمانی اختیارات کے بارے میں فیصلہ کا اختیار دیا جائے اس کے لئے ہمیں خاندان اور ریاست کا پابند نہ کیا جائے۔
- ہمارا ماننا ہے کہ تمام عورتیں اور جنسی اقلیتیں جسمانی اور تولیدی طور پر خود مختار ہیں لہذا ہمیں تولیدی اور جنسی صحت کے حوالے سے تمام سہولیات تک بغیر کسی صنفی امتیاز کے رسائی دی جائے۔
- ہم اس چیز پر یقین نہیں رکھتے کہ لڑکیاں جب کہ بالغ ہوں پھر بھی ہوسٹلز میں اوقات کار کی پابندی کریں، اول تو اسے ختم کیا جائے اور اگر ایسا ممکن نہیں تو پھر پرائیویٹ اور گرلز ہاسٹلز کے اوقات کار کو یکساں کیا جائے۔[۱]
- عورت مارچ کے جھنڈے تلے مختلف خیالات کی فیمینسٹ خواتین، افراد، سماجی کارکن اور منتظمین جمع ہیں، اپنے اس اتحاد پر ہم چاہتے ہیں کہ اختلاف رائے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم یہ ایک متحرک اور ہمہ گیر تحریک چلا سکیں جس کا آغاز پہلی عورت مارچ سے ہو چکا ہے۔
- کالج اور یونورسٹیز میں لڑکیوں کے لباس اور رہن سہن پر اعتراض کو قابل جرمانہ جرم قرار دیا جائے۔
- خواجہ سراء بھی ہماری تحریک کا اہم حصہ ہیں اور اس جدوجہد میں ہمارے ساتھ ہیں۔
- پدرشاہی (Patriarchy) کا خاتمہ کیا جائے۔[۲]

عورت مارچ ۲۰۱۸ء اور ۲۰۱۹ء کے مطالبات کو درج ذیل درجات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱) معاشی مطالبات

۲) تولیدی مطالبات

۳) سماجی مطالبات

1Aurat March 2019 Manifesto Retrieved from courtingthelaw.com/2019/03/07/news-events/auratmarch2019-manifesto-complete-text. Accessed On 15.07.2019.

۲۔ خواتین کا عالمی دن: پاکستان کے مختلف شہروں میں منعقد ہونے والے عورت مارچ اپنے اختتام کو پہنچ گئے bbc.com/Urdu/live/pakistan-47493270/page/3. Accessed On 15.07.2019.

درج بالا مطالبات کا اب شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جائزہ لیا جائے گا کہ دین اسلام ان مطالبات کے بارے میں کیا احکامات دیتا ہے:

ا. معاشی مطالبات(Social Demands)

تحریک نسواں کے علمبردار جو معاشی خود مختاری چاہتے ہیں وہ اسلام کی خواتین کو دی گئی خود مختاری سے مختلف ہے۔ان کے مطالبات یہ ہیں کہ:

- مرد کی انحصاری سے خواتین کو مکمل طور پر آزاد کیا جائے،یعنی کہ عورت مرد پر انحصار کرنے کے بجائے اپنی ذات پر انحصار کرے۔
- پردے کی قید سے آزاد ہو کر ہر معاشی شعبے میں بااختیار ہو سکے کیوں کہ پردہ اس کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔
- عورت اپنی کمائی ہوئی دولت کو اپنی مرضی سے جس طرح چاہے خرچ کرے اس کے لئے کوئی حدود مقرر نہ کی جائیں۔
- خاندان پر سے مرد کی سربراہی کو یا تو ختم کیا جائے یا پھر ان کے ساتھ ہمیں برابر شریک کیا جائے۔

دین اسلام میں خواتین کے معاشی حقوق

دین اسلام نے گھر سے باہر کے تمام واجبات اوراس کے ساتھ ذریعۂ معاش کی ذمہ داری مرد پر عائد کی ہے۔مرد کی ذمہ داری میں گھر سے باہر محنت مزدوری،کمائی کرنا،اہل وعیال کے اخراجات،ضروریات پوری کرنا اور ان کا محافظ و نگران اور ناظم بننا شامل ہیں اور عورت کی ذمہ داری گھریلو امور کو سرانجام دینا ہے رب غفور کا فرمان ہے:

(الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ) [۱]

ترجمہ "مرد عورتوں پر حاکم ہیں،اس وجہ سے کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں،پس نیک فرنبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بحافظت الٰہی نگہداشت رکھنی والیاں ہیں"۔

۱۔ سورۃ النساء:۴:۳۴

اس آیت سے چار امور کی نشاندہی ہوتی ہے اول کہ مرد عورت پر حاکم و قوام ہیں پھر مرد کو عورت پر فضیلت ہے، مرد عورت پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور چہارم یہ کہ عورت مرد کے گھر کی حفاظت کرنے والیاں ہیں۔

مرد بحیثیت قوام

یعنی کہ مرد کو اللہ نے قوام کا درجہ عطا کیا ہے۔ امام راغب اصفہانی نے "قوام" کے درجذیل معنی لکھے ہیں:

"قوام" عربی زبان میں ایسی چیز کو کہتے ہیں جو دوسری چیز کو سہارا دے سکے اور اس کی حفاظت کر سکے۔(۱)

یعنی مرد کو عورت کا سہارا، نگران اور اس کی حفاظت کرنے والا بنایا گیا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفتی محمد شفیعؒ تحریر فرماتے ہیں:

"اصولی اعتبار سے عورتوں کو "قرار فی البیت" پر عمل کرنا چاہیے، ان کا حقیقی دائرۂ کار امور خانہ داری، شوہر اور بچوں کی ذمہ داری، گھریلو مصروفیات ہونی چاہئیں کیوں کہ اصلاً مرد حضرات عورتوں کے کفیل اور نگران ہیں لیکن عورتوں کے لئے کسب معاش کو بحالت اضطرار و مجبوری جائز قرار دیا گیا ہے، اسلامی اخلاق و کردار کی مکمل پاسداری کے ساتھ اور شوہر کی اجازت سے خواتین کسب معاش میں حصہ لے سکتی ہیں"۔(۲)

یہ آیت نہ صرف مرد کے گھریلو کردار کی نشاندہی کرتی ہے بلکہ عورت کے حق میں نفقہ کے وجوب پر بھی دلالت کرتی ہے چاہے عورت کا کوئی ذریعۂ معاش ہو یا نہ ہو۔ آجکل عورت کا اپنا ذریعۂ معاش ہونے کی صورت میں بعض لوگ ان کے نفقہ کو ضروری خیال نہیں کرتے حالانکہ عورت کا نفقہ ہر حال میں مرد پر واجب ہوتا ہے۔

اور اس "قوامیت و حاکمیت" کے اثر کو قرآن مجید کی درجذیل آیت کے اندر ملاحظہ کریں:

(ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ) (۳)

"اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کی مثال بیان فرمائی، یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے "ماتحت" تھیں"۔

۱۔ امام راغب اصفہانی، مترجم، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبید فیروزپوری، مفردات القرآن (اردو)، اسلامی اکیڈمی، اردو بازار لاہور، (پاکستان)، ۱۳۹۰ھ، ج دوم، ص ۳۲۰۔

۲۔ مولانا مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ج۷، ص ۱۳۳۔

۳۔ سورۃ التحریم: ۶۶:۱۰

اس آیت میں اللہ کریم کا قول "تحت" اس بات کا واضح اعلان کر رہا ہے کہ دونوں انبیاء کرامؑ بیویوں پر حاکم تھے یعنی حکم ان کے شوہروں کا چلتا تھا اور وہ ان کا حکم ماننے کی پابند تھیں۔

عورت کی کفالت کی ذمہ داری

عورت کی ہر حیثیت کے لئے اللہ نے کسی نہ کسی مرد رشتہ دار پر اس کی معاشی کفالت کی ذمہ داری عائد کی ہے اگر عورت ماں ہے تو فرزند پر اس کی معاشی ضروریات پورا کرنا فرض کیا گیا ہے۔ بیوی ہے تو شوہر اس کا نان و نفقہ ، رہن سہن اور تمام ضروریات پورا کرنے کا مجاز ہو گا۔ بہن ہے تو بھائی اس کا کفیل ہو گا کیوں کہ وہ قائم مقام باپ کی حیثیت رکھتا ہے اور بیٹی کی حیثیت میں ہے تو باپ پر اس کی کفالت کی ذمہ داری ہے۔

اسلام میں عورت کی معاشی خود مختاری

اگرچہ معاشی میدان میں اسلام نے اصل ذمہ دار مرد کو ہی بنایا ہے اور اسی پر یہ فرض کیا ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کی تمام معاشی ضرورتوں کو پورا کرے اور عورت کو اس کی گھریلو ذمہ داریاں ودیعت کی ہیں لیکن پھر بھی عورت کو معاش کے میدان سے دور نہیں رکھا گیا بلکہ معاشی ترقی میں دونوں کا برابر حصہ رکھا گیا ہے اور اپنی محنت کے معاوضے پر یکساں معاشی حقوق سے نوازا گیا ہے۔ کیوں کہ معاشی ترقی کے دور میں معاشی ذرائع سے استفادہ کا حق نوع انسانی کے کسی ایک کردار کے ساتھ مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ مرد و زن دونوں کے لئے میدان کھلا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

(وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا) [۱]

مرد کو معاشی کفیل بنانے کے بعد بھی عورت کو میراث و حق مہر حقوق بھی دے دیئے گئے تا کہ وہ کسی بھی مالی تنگی کا سامنا کرنے سے محفوظ رہے، سورہ النساء کی آیت ۳۲ اور ۱۱ میں ارشاد پاک ہے:

۱۔ سورۃ النساء:۳۲:۴

(لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا) (۱)

"مردوں کے لئے مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے اور عورتوں کے لئے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ حصہ اللہ کی طرف سے مقرر ہے"۔

حق مہر کا بھی واضح حکم موجود ہے:

(فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً) (۱)

"اور ان کو ان کے مقررہ حق مہر ادا کر دو"۔

حق ملکیت

معاشی حقوق عطا کرنے کے بعد مذہب اسلام خواتین کو اپنے مال پر حق ملکیت بھی دیتا ہے یعنی جو مال عورت کے حصے کا ہے مثلاً وراثت، حق مہر، ترکہ اور جو مال اس نے اپنی خود کی ذاتی محنت سے کمایا ہو اس پر وہ مالک ہے کوئی بھی فرد اس کا یہ حق باطل نہیں کر سکتا۔ اسلام عورت کو اسکی ملکیت، قبضہ و تصرف کے پورے حقوق دیتا ہے، وہ اپنے مال کی خرید و فروخت کر سکتی ہے، اسے ہبہ کر سکتی ہے، چاہے تو اسے مزید کاروبار کے لئے بھی استعمال کر سکتی ہے۔ (۲)

سورۃ الاحزاب میں رب تعالیٰ فرماتے ہیں:

(وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَه) (۳)

"اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو، اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت گزاری کرو"۔

یعنی عورت کو زکوۃ کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے جو اس بات پر دلالت ہے کہ عورت اپنے مال کی خود مالک ہے اور حق ملکیت بھی رکھتی ہے اور جب اس کا مال نصاب زکوۃ کی حد تک پہنچے تو زکوۃ ادا کرے۔

مندرجہ بالا نصوص ان نکات کو واضح کرتی ہیں کہ دین اسلام نے خواتین کو معاش کے تمام حقوق تب ہی عطا کر دیئے تھے جب باقی حق دیئے، جب کہ یورپی ممالک جو خود کو عورتوں کے حقوق کے سب سے بڑے علمبردار مانتے

۱۔ سورۃ النساء: ۴:۲۴

۲۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، پردہ، اسلامک پبلی کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور، (پاکستان)، جون ۲۰۰۳ء، ص ۱۹۸۔

۳۔ سورۃ الاحزاب: ۳۳:۳۳

ہیں ان کی خواتین کو انیسویں صدی میں یہ حقوق ملے، اگرچہ شریعت اسلامیہ میں معاش کی مکمل ذمہ داری مرد ذات کو سونپی کی گئی ہے اور عورت کو اس کا مکلف نہیں بنایا گیا لیکن بوقت حاجت چند حدود و قیود کے نہ صرف اسے جائز ذریعہ معاش کا حق دیا گیا ہے بلکہ اپنے مال میں تصرف کا اختیار بھی اس کے پاس موجود ہے۔

عورت کے لئے بہترین عمل

نسائیت کے حامی اور تحریک نسواں کا طبقہ معاشرے میں سے اس نظام کا خاتمہ چاہتے ہیں کیوں کہ ان کا کہنا ہے کہ یہی نظام معاشرے میں صنفی عدم مساوات کی بنیاد بنتا ہے اور عورتوں پر مردانہ تسلط کو قائم کرتا ہے اس لئے یہ طبقہ اس نظام کو ختم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ پدرانہ نظام (Patriarchy) کے لغوی معنی ہیں "باپ کی حکومت"، جب کہ اصطلاحی معنی ہیں "مرد کی حکومت"۔یعنی ایسا نظام جس میں معاشرے میں بھی اور گھر کے اندر بھی مرد کی حکومت و برتری قائم ہو۔[1] جب کہ مندرجہ بالا بحث سے بخوبی یہ وضاحت ہوتی ہے کہ معاش کی ذمہ داری مکمل طور پر مرد پر فرض ہے اور مرد ہی خاندان کا سربراہ اور حاکم و قوام ہے، دوسرا یہ کہ عورت کو حاجات کے تحت چند حدود و قیود کے ساتھ کسب معاش کا حق حاصل ہے اور تیسرے یہ کہ عورت کا مرد پر انحصار کرنا یہ شریعت کی طرف سے طے شدہ ہے اس لئے مرد کی انحصاری سے آزادی اور خود انحصاری اور مرد کی سربراہی کے خاتمہ کا کے مطالبات کرنا جائز نہیں ہے کیوں کہ اسلام نے واضح طور پر بیان فرما دیا ہے کہ عورت سے مرد کا ایک درجہ زائد ہے۔دین اسلام عورت کے لئے بہتر سے بہترین راستے اور عمل کا متمنی ہے اور چاہتا ہے کہ صنف نازک اسی طریق کو اختیار کرے وہ راستہ یہ ہے کہ اسے جن امور کی انجام دہی کے لئے تخلیق کیا گیا ہے وہ اسی کو احسن طریقے سے ادا کرنے کی پوری ایمانداری سے کوشش کرے۔

تولیدی مطالبات (Demands of Reproductive Rights)

حقوق نسواں کی تحریکوں کی طرف سے جو تولیدی انصاف کے مطالبات پیش کئے جاتے ہیں ان کا جائزہ اب شریعت اسلامیہ کی روشنی میں لیا جائے گا:

1 Dr.Naeema Tabasum, women in Pakistan, government of Pakistan, higher education commission Pakistan Islamabad,2016,p.no:31 Retrieved from prr.hec.gov.pk/jspui/handle/123456789/28. Accessed On 11.03.2019.

اسلام کے ازدواجی حقوق

دین اسلام نے زندگی کے باقی معاملات کی طرح ازدواجی زندگی میں بھی عورت کے حقوق کو نظر انداز نہیں کیا سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہوتا ہے:

(وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيم) [۱]

"ان عورتوں کے لئے بھی معروف طریقے پر وہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر"

اسی طرح اگر اسے حکم دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کرے تو ساتھ ہی مرد کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے:

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا، أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُهُمْ خِيَارُهُمْ لِنِسَائِهِمْ) [۲]

"مومنین میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے اچھا ہے۔"

عورت کا فطری کردار اور ازدواجی زندگی کا مقصد

حقیقتاً عورت کو فطری طور پر ہی نوع انسانی کی بقا کے لئے ہی تخلیق کیا گیا ہے اس کی تکمیل ماں بن کر ہی ہوتی ہے، انسانی معاشرہ کے قیام و دوام کے لئے نوع انسانی کا توالد و تناسل لازم ہے تاکہ شریعت کی اقامت، دین کی سر بلندی اور دنیا کی اصلاح و آبادکاری ممکن ہو۔ سورہ الشوری کی آیت نمبر ۱۱ میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں کہ میں انسانوں اور مویشیوں کی جوڑے بنائے تاکہ تمہاری نسل چلا سکوں یعنی مقصد بھی واضح فرما دیا۔

ارشاد فرمایا:

(وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُون) [۳]

۱۔ سورۃ البقرۃ:۲:۲۲۸

۲۔ جامع الترمذی، ج ۱، ابواب الرضاعۃ، باب ماجاء فی حق المرأۃ علی زوجھا، ص ۴۱۶، سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء، ح:۱۹۷۷، ص ۱۷۶۔

۳۔ سورۃ الروم:۳۰:۲۱

سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۲۳ میں مزید وضاحت کے ساتھ ازدواجی زندگی کا مقصد اور بیوی پر شوہر کا حق بیان کر دیا گیا ہے۔ ارشاد مبارک ہے:

(نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ) [۱]

"تمہاری عورتیں تمھارے لئے کھیتیاں ہیں پس تم جس طرح چاہو اپنی کھیتیوں میں جاؤ اور اپنے لئے آئندہ کا بندوبست کرو"۔

متعلقہ حدیث بھی موجود ہے حضورؐ کا فرمان ہے:

معاویہ بن حیدہ قشیریؓ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسولؐ! ہم اپنی بیویوں سے کس طرح سے فائدہ اٹھائیں اور کیا چھوڑیں؟ آپؐ نے فرمایا: "اپنی کھیتی کو آ جیسے تو چاہے، اسے کھلا جب تو کھائے، اسے پہنا جب تو پہنے، اور منہ پر مت مار"۔ [۲]

(نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) امام جریر طبری تفسیر طبری میں اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ چاہو تو عزل کرو چاہو تو نہ کرو، یعنی مرد کی مرضی پر منحصر ہے۔ [۳]

عورت کو کھیتی سے تشبیہ دی گئی ہے اور مرد کو اس کا مالک بنایا گیا ہے، یعنی جس طرح ایک کھیت کا مالک اس میں اپنی مرضی سے تصرف کرنے کا اختیار رکھتا ہے تو بالکل اسی طرح مرد کو بھی اللہ نے یہ اختیار دیا ہے کہ عورت کی حیثیت تمہارے لئے کھیت کی سی ہے اور تم اس کے مالک ہو، اسے اپنی مرضی سے استعمال کرنے کا حق رکھتے ہو۔ جنسی لذت تو ضمنی فائدہ ہے اصل مقصود بقائے نسل ہے لہذا ہر وہ عمل جو اس غرض کو ختم یا ضائع کرنے کے لئے کیا جائے گا تو وہ فطرت اور اس کے تقاضوں کے خلاف ہی ہو گا۔ [۴]

۱۔ سورۃ البقرۃ:۲۲۳:۲

۲۔ سنن ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی حق المرأۃ زوجہا، ج ۲، ح: ۲۱۴۳، ص ۶۳۷۔

۳۔ ابن جریر طبری، تفسیر طبری، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۹۴ء، ج ۵، ص ۷۰۳۔

۴۔ پیر کرم شاہ الازہری، تفسیر سورۃ احزاب (ضیاء القرآن) ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، پاکستان ۲۰۱۵ء، ص ۵۲۸۔

مندرجہ بالا آیت صریح الفاظ میں تحریک نسواں کے مطالبے "عورتوں کے لئے تولیدی خود مختیاری" کا رد کرتی ہے، یعنی مرد عورت کے جسمانی حقوق پر مکمل دسترس رکھتا ہے اور اس کے لئے وہ عورت کی مرضی یا اجازت کا محتاج نہیں ہے۔

قرآن کریم ایسی نافرمان عورتوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

(وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا)

"وہ عورتیں جن سے تمہیں نشوز کا خوف ہو تو تم ان کو وعظ و نصیحت کرو اور ان کو بستروں میں الگ کردو اور ان کی سرزنش کرو"۔[۱]

اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے حافظ صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں:

"نشوز ایسی عورت کو کہتے ہیں جو مرد کو بالادست سمجھنے کے بجائے اپنی بالادستی منوانے کی کوشش کرے اور اس کی اطاعت کرنے کے بجائے اپنا حکم چلائے اور مرد کو زیر دست رکھنے کی کوشش کرے۔[۲]

اسی آیت سے متعلقہ حدیث بھی ہے:

(النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَإِنْ خِفْتُمْ نُشُوزَهُنَّ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ،قَالَ حَمَّادٌ:يَعْنِي النِّكَاحَ)[۳]

"اگر تم ان کی نافرمانی سے ڈرو تو انہیں بستروں میں (تنہا) چھوڑ دو"۔

یہ شریعت کی مقرر کردہ حدود ہیں اور اگر عورت اس سے انحراف کرے گی تو حضور نبی کریمؐ ایسی عورت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

(وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا، وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ)[۴]

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے عورت اس وقت تک اپنے رب کا

۱۔ سورۃ النساء:۴:۳۴

۲۔ حافظ صلاح الدین یوسف، حقوق مرداں حقوق نسواں، اسلامک ریسرچ سنٹر، کراچی، ۲۰۱۶ء، ص۲۰۵۔

۳۔ سنن ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی ضرب النساء، ح: ۲۱۴۵۔

۴۔ سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المراۃ، ح:۱۸۵۳۔

حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی، خاوند اگر اسے ایسی حالت میں بلائے کہ وہ اونٹ پر سفر کے لئے بیٹھی ہو تب بھی وہ اس کے پاس آنے سے انکار نہ کرے"۔

﴿فَلَا تَفْعَلُوا، فَإِنِّي لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللَّهِ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا﴾(۱)

"اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں کیوں کہ اللہ نے بیویوں پر شوہر کا بہت حق رکھا ہے"۔

اس طرح شوہر کی نافرمانی کرنے والی عورت کے بارے میں بھی وعید سنادی، ارشاد فرمایا:

﴿قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِذَا بَاتَتِ المرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا، لَعَنَتْهَا الملاَئِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ﴾(۲)

"جب عورت خاوند کے بستر کو چھوڑ کر رات گزارتی ہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ لوٹ کر نہ آئے"۔

عورت کی ازدواجی زندگی میں سب سے مشکل مرحلہ ولادت و زچگی کا ہوتا ہے اگرچہ اس میں عورت کے لئے بہت مشکلات ہوتی ہیں لیکن اس کے حق میں یہ دینی، اخروی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے فائدے اور فضیلت کا باعث ہے جبکہ جو عورت ماں بننے کی خوبی سے محروم ہو اس کو معاشرے میں کچھ زیادہ خوشی سے قبول نہیں کیا جاتا لیکن آج ہم جس طرح باقی معاملات میں مغربی تہذیب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اسی طرح فیملی پلاننگ، برتھ کنٹرول جیسی تحریکات کا اثر بھی لے چکے ہیں، ان تحریکوں کا نعرہ پہلے تو یہ تھا کہ "ہم دو(۲) اور ہمارے دو(۲)" اب مزید ترقی ہوئی ہے اور اب یہ نعرہ ہے کہ "ہم دو اور ہمارا ایک" اور شاید کچھ عرصہ بعد اس کی ترقی یافتہ شکل یہ دیکھنے کو ملے کہ "ہم دو اور ہمارا کوئی نہیں"۔(۳)

۱۔ سنن ابوداؤد، کتاب انکاح، باب فی حق الزوج علی المرأۃ، ج ۲، ح:۲۱۴۰، ص ۲۳۵، ابن ماجہ، ابواب النکاح، حق الزوج علی المرأۃ، ح:۱۸۵۲، ص ۹۰۔

۲۔ سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرأۃ، ج ۲، ح:۲۱۴۳، صحیح مسلم، باب تحریم امتناعھا من فراش زوجھا، ح:۳۵۳۸۔

۳۔ محمد شعیب اللہ خان مفتاحی صاحب، اسلام میں عورت کا کردار، جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور، ۱۹۹۸ء ص ۷۷۔

اسقاط حمل

تولیدی اختیارات میں عورت نے اپنی مرضی سے اسقاط حمل کا حق مانگا ہے جب کہ اسلام اسقاط حمل کو پسند نہیں کرتا لیکن چند حاجات کی بناء پر اس کی اجازت بھی دیتا ہے مثلاً حمل ٹھہرنے کی وجہ سے عورت کی جان کا خطرہ میں پڑ جانا یا اس کی صحت کو غیر معمولی نقصان پہنچنے کا خوف، زمانہ رضاعت میں شیر خوار بچے کو مضرت پہنچنے کا اندیشہ تو ایسے حالات میں اگر طبی مشورے سے ضبط ولادت کا کوئی طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے تو یہ جائز ہے اور ان حالات میں ضبط تولید کے لئے عزل کا طریقہ استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن بلا ضرورت اس کو ایک عام طرز عمل اور قومی پالیسی بنانا احکام اسلام کے خلاف ہے اور وہ تمام خیالات جن کی بناء پر ایسا طرز عمل اختیار کرنے کی طرف رجحان پیدا ہوتا ہے وہ بھی اصول اسلام کے بالکل منافی ہیں۔[۱] مفتی تقی عثمانی صاحب کی بھی یہی رائے ہے کہ اسے باقاعدہ ایک اجتماعی تحریک کی شکل دینا درست نہیں ہے۔[۲]

سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ کا فرمان ہے:

(وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا) [۳]

"اور تم اپنی اولاد کو فقر و فاقہ کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم ہی ان کو اور تم کو رزق دیتے ہیں، بلاشبہ ان کو قتل کرنا بڑا گناہ ہے"۔

(وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ) [۴]

۱۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، اسلام اور ضبط ولادت، ستمبر ۲۰۰۴ء، اسلامک پبلیکیشنز لاہور، پاکستان، ص ۱۰۹۔
عورتوں کے معاشرتی مسائل
Retrieved from darulifta-deoband.com/home/ur/Women's-Issues/5127. Accessed On 17.01.2020

۲۔ مفتی تقی عثمانی، ضبط ولادت، فیملی پلاننگ کا حکم
Retrieved from deeneislam.com/ur/main.php?CID=4298. Accessed On 17.01.2020

۳۔ سورۃ بنی اسرائیل: ۱۷:۳۱

۴۔ سورۃ البقرۃ: ۲:۲۰۵

"اور جب وہ صاحب اختیار ہوا تو اس نے زمین میں فساد پھیلانے اور کھیتی اور نسل کو ہلاک کرنے کی تدبیریں کیں"۔

اسلام قبول کرتے وقت عورتوں سے خصوصی طور پر بیعت لی جاتی تھی کہ وہ اپنے بچوں کا کسی بھی طرح قتل نہیں کریں گی۔

(وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ) (۱)

"اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی"۔

ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی وعید ہے:

(قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ) (۲)

ازدواجی زندگی کی دو غرضیں ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا آیات میں بیان کیا گیا ہے ایک یہ کہ ایک دوسرے کی تسکین کا باعث بنیں اور دوسرا والدین کے درجہ پر پہنچ سکیں یعنی اولاد کی ولادت اور بقائے نسل، یہ دونوں امور دین اسلام کے طے کردہ ہیں نہ مرد کا اس میں کوئی اختیار ہے اور نہ ہی عورت یہ طے کرنے کی مجاز ہے کہ اس کے جسمانی حقوق کون سے ہیں، دل چاہے گا تو مرد کو ازدواجی تعلقات قائم کرنے کی اجازت دے گی ورنہ اس کو قانون سے سزا دلوائے گی اور نہ یہ کہ مرضی ہو گی تو بچے پیدا کرے گی یا کم پیدا کرے گی کہ زیادہ۔ جدید دور میں "بچے دو ہی اچھے" کے مقولے پر عمل کیا جا رہا ہے اور گزشتہ ایک صدی سے یہ تحریک جاری ہے اور دن بدن پاکستان میں بھی ترقی کر رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اسلام کی روح اور مزاج کے خلاف ہے کیوں کہ اسلام نے بڑے خاندان اور کثرت اولاد کی نصیحت کی ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے بھی زیادہ بچے جننے والی عورت کو پسند فرمایا:

(إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ، أَفَأَتَزَوَّجُهَا، قَالَ: ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ) (۳)

۱۔ سورۃ الممتحنۃ:۱۲:۶۰

۲۔ سورۃ الانعام:۱۴۰:۶

۳ سنن ابی داؤد، باب النھی عن التزویج من لم یلد، ح:۲۰۵۰

سماجی مطالبات (Demands of Social Rights)

عورت آزادی مارچ میں جن سماجی حقوق کا مطالبہ کیا گیا وہ یہ تھے کہ عورتوں کو اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق لباس زیب تن کرنے کا حق دیا جائے اور اس پر بات کرنے یا پابندی لگانے والوں پر قانونی طور پر جرمانہ عائد کیا جائے، دوپٹہ، چادر، پردہ اور حجاب کے تصور کو ختم کیا جائے کیوں کہ یہ ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ ان نکات سے متعلقہ بحث آگے سطور میں شامل کی گئی ہے۔

ہر دن عورت کے حقوق کا دن ہے، آزادی کا دن ہے، خوشحالی کا دن ہے، ہر دن عورت کی عزت کا دن ہے اور ہر دن اس کی ترقی کا دن ہے لیکن شرط یہ ہے کہ یہ حقوق، آزادی، خوشحالی، عزت اور ترقی اسلامی کی دی ہوئی ہو دور جدید کی بتائی ہوئی نہیں، اہل مغرب کی نہیں۔ اس لئے امت مسلمہ کی عورت کو سال میں اپنے لئے ایک دن یا دو دن مختص کرنے یا ایک دن جشن منانے کی ضرورت نہیں ہے، اسے چاہیے کہ وہ ہر دن کو اپنا دن سمجھے اور ہر دن اپنا جشن منائے اور اس کے لئے اسے "عورت آزادی مارچ"، "ہم عورتیں مارچ"، "ہم آزاد ہیں "مارچ کرنے سڑکوں، بازاروں، کلبوں میں اپنی توانائیاں صرف کرنے، اپنی چادر وچار دیواری کو بھولنے اور اپنی ذات کو متنازع بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا مقام اللہ تعالیٰ طے کر چکے ہیں جو تب تک موجود رہے گا جب تک کائنات قائم رہے گی۔

دین اسلام تو وہ دین ہے جو میاں بیوی کو ایک دوسرے کا راز دار بناتا ہے تاکہ دونوں کی جنسی زندگی کے راز و نیاز محفوظ رہیں لیکن اس آزادی مارچ میں "میرا جسم میری مرضی" "اپنا بستر خود گرم کرو" اور "تولیدی انصاف کا حق" جیسے نعروں کو لہرا کر اس رشتے کے تقدس کا خوب مذاق اڑایا گیا، سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہوتا ہے:

(نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ) (۱)

"عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا"۔

تفسیر "تدبر القرآن" میں مصنف اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

> "مرد و زن کے لئے "لباس" کی اصطلاح بطور استعارہ استعمال کی گئی ہے اور اس کا مقصود یہ ہے کہ جس طرح لباس انسان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو بالکل اسی طرح شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کے ہمراز ہوتے ہیں اور ایک دسرے کے جنسی جذبات و داعیات کے

۱۔　سورۃ البقرۃ:۱۸۷:۳۳

لئے پردہ پوشی و حفاظت کے امور سرانجام دیتے ہیں اور اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے
راز و عیوب عیاں ہونے کی نوبت نہیں آتی۔"[۱]

عورت آزادی مارچ کی مذمت اور مذمتی قرارداد

ملک کے مختلف شہروں میں منعقد ہونے والی عورت مارچ میں تقریباً ۸۰۰۰ عورتوں نے شرکت کی لیکن قوم کی باقی بیٹیوں نے اس کی سخت مذمت کی، ناپسند کیا اور ان مطالبات کو نہ صرف ماننے سے انکار کیا بلکہ ان سے بری ہونے کا بھی اعلان کیا، بیرون ملک رہنے والی مسلم عورتوں نے اس مارچ پر تنقید کی سو کی مرد بھی خاموش نہ رہے، یعنی اس اسلام مخالف پروپیگنڈے کو بھرپور مخافت کا سامنا کرنا پڑا۔ کہیں کہا گیا کہ عورت کی آزادی اور حقوق کے نام پر ملک میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی گئی۔[۲] بعد ازاں اس کے خلاف مذمتی قرارداد صوبہ خیبر پختونخواہ کی صوبائی اسمبلی میں جمع کروائی گئی جو جمعیت علماء اسلام (ف) کی رکن "ریحانہ اسماعیل" نے یہ قراراد پیش کی جس کے نکات درج ذیل تھے:

"اس مارچ کے نام پر ہمارے عائلی نظام اور سماجی روایات کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے اور غیر اخلاقی و بیہودہ مطالبات پیش کئے گئے ہیں لہٰذا در پردہ مقاصد اور سرپرست قوتوں کے خلاف کاروائی کی جائے"۔[۳]

مسلمان مرد و خواتین کی طرف سے اس مارچ کا مکمل طور پر رد اور جمعیت علمائے اسلام کی یہ کوشش قابل ستائش ہے ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ نے اپنی رحمت کا وعدہ کیا ہے:

(وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيم)[٤]

۱۔ امین احسن اصلاحی، تدبر القرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، نومبر ۲۰۰۹ء، ج ۱، ص ۴۵۷۔

۲۔ حقوق نسواں یا گھر اجاڑ تحریک، ارشاد احمد عارف
Retrieved from daleel.pk/2019/03/11/97547 Accessed On 11.07.2019.

۳۔ خیبر پختونخواہ اسمبلی میں 'عورت مارچ' کے خلاف مذمتی قرارداد منظور
Retrieved from dawnnews.tv/news/1099863. Accessed On 11.07.2019.

۴۔ سورۃ التوبہ: ۷۱:۹

"ایمان لانے والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے معاون ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں ان لوگوں پر اللہ ضرور رحم کرے گا بلاشبہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے"۔

خلاصہ بحث

یہ حقیقت روز روشن کی طرح دنیا پر عیاں ہے کہ اسلام کے ظہور سے پہلے دور جاہلیت کے کے کیا طور اطوار تھے اور پھر جب دین فطرت آیا اور اس کی تعلیمات پھیلیں تو اس نے ان اطوار کو رد کیا اور ان کی جگہ ایک مہذب معاشرے کے طور طریقے پیش کئے اور تاریخ گواہ ہے کہ پھر عرب کا معاشرہ واقعی اس دین کی کرنوں سے سنور گیا۔ عورت کی ذات سے نفرت کرنا اور اسے صرف ظلم اور موت کا حقدار سمجھنا یہ بھی اس دور کی ایک قدیم روایت تھی جب کہ اسلام نے اسے رحمت وبرکت کا لقب دیا، ذلت وتحقیر کی پاتال سے نکال کر عظمت و رفعت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ سب سے پہلے اسے در گور کرنے پر عذاب کی وعید سنائی اور پھر اس کے حقوق مقرر کئے اور انہیں پورا کرنے کی تلقین فرمائی اور پھر اسے بہت سے امور میں مرد ذات پر فضیلت دی، آج تحریک نسائیت کا ایک ہی رونا رویا جاتا ہے کہ عورت کے حقوق، عورت کے حقوق، کون سے حقوق؟ کیا کوئی ایسا حق باقی رہتا ہے جو خدا نے، اس کے رسولؐ نے، اس کے مذہب اور اس کی تعلیمات نے عورت کو عطا نہ کیا ہو؟ نہیں، سچائی تو یہ ہے کہ انہیں حقوق نہیں، بے حیائی چاہیے، عزت نہیں ذلت چاہیے، انہیں اپنے حقوق نہیں بلکہ مردوں کے حقوق میں سے حصہ چاہیے، اسلامی کی دی ہوئی آزادی نہیں مغرب کی اخلاق اور حدود و قیود سے عاری آزادی چاہیے، انہیں مرد کی ملکہ نہیں بلکہ مرد کی غلام بننے کی خواہش ہے۔ دین اسلام کی تعلیمات اور احکام تو مکمل ہو چکے کوئی ایسا حق نہیں بچتا جس سے اس نے اپنی عورت کو نوازا نہ ہو۔

(الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) [۱]

"آج ہم نے آپ پر اپنا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں کامل کر دیں اور دین اسلام کو آپؐ کے لئے منتخب کیا"۔

۱۔ سورۃ المائدہ:۵:۰۳

رب ذوالجلال نے فرمادیا کہ آپؐ پر دین اسلام کے احکامات مکمل کر دیئے گئے یعنی انسانیت کا کوئی ایسا حکم باقی نہیں رہتا جو آپؐ پر نازل نہ ہوا ہو اور حضورؐ نے صرف اپنی حیات مبارکہ میں ہی نہیں بلکہ اپنے جانے کے بعد بھی عورتوں سے حسن سلوک کا حکم دیا، ارشاد فرمایا:

"میں تمہیں نازک آبگینوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں یعنی خواتین کے بارے میں، تم میں سے بہتر وہ ہے جو ان کے ساتھ عزت و تکریم کے ساتھ رہنے والا ہو اور تم میں سے بد بخت وہ ہے جو ان کے ساتھ اہانت سے پیش آئے۔"

نتائج

- عورت آزادی مارچ کے پیش کردہ معاشی مطالبات یعنی کہ ہر معاشی شعبے میں شرکت، حصہ، خود مختیاری اور مرد کی انحصاری سے آزادی کے تھے، دین اسلام عورت کے معاش کے میدان میں چند حدود کے ساتھ شرکت اور حصے کو تسلیم کرتا ہے اور اسے حق ملکیت بھی عطا کرتا ہے لیکن چند مصالحہ کی بناء پر اس نے مرد ہی کو عورت کی کفالت اور معاشی ضروریات کو پورا کرنے والا بنایا ہے، اسی طرح ان کا مرد کی سربراہی اور قوامیت کو چیلنج کرنا اور اس کے خاتمے کے مطالبات کرنا، اس کا بھی کوئی جواز نہیں ہے کیوں کہ اللہ نے واضح طور پر بیان فرمادیا ہے کہ مرد ہی قوام ہیں اور ان کا ایک درجہ عورتوں سے زائد ہے۔
- تولیدی مطالبات میں مرد کی نہیں بلکہ اپنی مرضی اور مکمل خود مختیاری کا مطالبہ کیا ہے یہ بھی جائز نہیں ہے کیوں کہ اسلام نے تولیدی اختیارات میں مرد کو ہی اختیار دیا ہے اسی طرح اسقاط حمل میں بھی اپنا اختیار مانگا ہے تو یہ بھی جائز نہیں ہے کیوں کہ علماء نے صرف عورت کی صحت اور جانی خطرے کے پیش نظر اس کی اجازت دی ہے لیکن چونکہ یہ عمل اب باقاعدہ ایک تحریک کی صورت اختیار کر چکا ہے لہذا اس کا جواز بھی باقی نہیں رہتا۔
- سماجی مطالبات میں لباس کی آزادی اور پردہ و حجاب کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا کہ لباس پر طعن ظن کرنے والوں کو سزا دی جائے تو یہ مطالبات بھی شریعت اسلامی کی رو سے جائز نہیں ہیں، دین اسلام اور قرآن نے باقاعدہ طور پر عورت کے لباس اور حجاب کے بارے میں احکامات نازل کئے ہیں، اسی طرح مردوں کی طرح عوامی جگہوں پر جانا کا مطالبہ بھی ہے جو کہ جائز نہیں، اسلام نے عورت کا گھر میں رہنا ہی افضل قرار دیا ہے۔

گزارشات

- حقوق نسواں کے حامی وہ ادارے جو اس عورت آزادی مارچ میں شریک ہوئے، وہ خواتین و حضرات جنہوں نے اس مارچ میں اپنی خدمات پیش کیں ان سے گزارش ہے کہ بے شک اپنے حقوق مانگیں اس کے لئے سر توڑ کوشش کریں لیکن اپنی دین کے دائرے میں رہ کر، صرف اپنے حقوق ہی مانگیں نہ کہ مردوں کو عطا کئے گئے حقوق میں سے حصہ مانگیں۔
- اگر واقعتاً آپ خواتین کے حقوق کے لئے جدو جہد کرنا چاہتے ہیں تو ملک کی مظلوم و مجبور اور بے سہارا خواتین کی مدد و امداد کریں، ان علاقوں میں جا کے ان کی صحت، تعلیم، خوراک کے مسائل کو حل کریں جہاں واقعی ان کے حقوق کا استحصال کیا جاتا ہے اور انہیں معاشرے کی بے سروپا رسموں کی بھینٹ چڑھایا جاتا ہے نہ کہ یہ کہ دنیا کے ہر پلیٹ فارم پر ان کے استحصال کی تشہیر کی جائے، لگ بھگ ۷۲ سال سے کشمیری خواتین اپنے حقوق سے محروم ہیں اور اغیار کے انسانیت سوز سلوک کو سہہ رہی ہیں، ان کے حقوق کے لئے یہ حقوق نسواں کے علمبردار ادارے اور طبقات بین الاقوامی پلیٹ فارم پر بات کیوں نہیں کرتے، کیا یہ خواتین نہیں یا حقوق کی حقدار نہیں؟
- حکومت اور اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان سے سفارش کی جاتی ہے کہ وہ ملک میں ایسے فتنہ پرور اداروں اور لوگوں کے خلاف کاروائی کر کے ان سے جواب طلبی کرے کہ آخر کیونکر ایک اسلامی ریاست میں اس حیاسوز اور اسلام مخالف مارچ کا انعقاد کیا گیا ساتھ ہی مستقبل کے لئے لائحہ عمل اور قانون بھی بنائے جائیں تاکہ آئندہ ملک کو اس فساد سے بچایا سکے کیوں کہ خدشہ ہے کہ آئندہ سالوں میں اس سے بھی زیادہ خطرناک صورت حال دیکھنے کو ملے گی۔